Regd No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۸ ۔ ۱۶ر اخاء ۱۳۳۳ ہش ۔ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۲۷۷

گرے ہوئے مکانات کی تعمیر میں ہاتھ بٹانے کے لئے ربوہ کے ایک سو خدام لاہور پہنچ گئے

خدام کے اس قافلے میں تعمیر مکانات کے دیگر ماہرین کے علاوہ ۵۵ معمار بھی شامل ہیں

لاہور ۱۵ر اکتوبر۔ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ایک سو خدام آج رات ربوہ سے لاہور پہنچ گئے۔ یہ خدام مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ساتھ مل کر لاہور کے بارش زدہ علاقوں میں گرے ہوئے مکانات کو از سر نو تعمیر کرنے میں حکام کا ہاتھ بٹائیں گے۔ ان میں تعمیر مکانات کا وسیع تجربہ رکھنے والے دیگر ماہرین کے علاوہ ۵۵ معمار بھی شامل ہیں جو تعمیر کا پورا سامان ساتھ لائے ہیں۔ آج رات کے ۶۰ بجے ریل کے ذریعہ جب خدام کا یہ قافلہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی قیادت میں لاہور پہنچا تو مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے عہدیداروں اراکین اور مقامی جماعت کے بہت سے احباب نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ امیر وفد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے آنے کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ معمار لانے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں معمار بھیجکر لاہور کے گرے ہوئے مکانوں کو تعمیر کرنے میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ہاتھ بٹائے۔ کیونکہ وہاں معمار نہ ہونے کی وجہ سے مقامی خدام کو دشواریاں پیش

وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی امریکہ کے نائب وزیر خارجہ سے ملاقات

اس ملاقات میں فوجی اور اقتصادی امداد پر گفتگو کی گئی

واشنگٹن ۱۵ر اکتوبر۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے آج واشنگٹن میں امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ ہوور سے ملاقات کی۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اس ملاقات میں پاکستان کے لئے فوجی اور اقتصادی امداد پر گفتگو کی گئی۔ یہ گفتگو کل بھی جاری رہے گی۔ وزیر اعظم کل صدر آئزن ہاور اور وزیر دفاع مسٹر ولسن سے ملاقات کریں گے۔ آج تیسرے پہر وزیر اعظم نیویارک گئے۔ جہاں کولمبیا یونیورسٹی کی طرف سے ایک خاص کانووکیشن میں انہیں ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری دی گئی۔ مسٹر محمد علی آج رات ٹیلیویژن کے قومی پروگرام میں تقریر کریں گے۔

بلجیم کی پاکستان کو پیشکش

برسلز ۱۵ر اکتوبر۔ بلجیم کی خارجی تجارت کے وزیر نے کہا ہے کہ بلجیم پاکستان کی اقتصادی ترقی کے پروگرام میں مدد دینے کے لئے تیار ہے۔ کراچی کے میئر مسٹر محمود ہارون نے جو آجکل بلجیم میں ہیں۔ کل ان سے ملاقات کی تھی۔ اسی ملاقات میں انہوں نے یہ پیشکش کی

— پیکنگ ۱۵ر اکتوبر۔ چین کی توپوں نے آج پھر دو کومنتانگ جزیروں پر بمباری کی کومنتانگ کے جزیرہ تاچن کی توپوں نے اس گولہ باری کا جواب دیا۔

سلامتی کونسل نے اسرائیل کی

درخواست رد کردی

نیویارک ۱۵ر اکتوبر۔ کل رات سلامتی کونسل نے اسرائیل کی یہ درخواست رد کردی کہ نہر سویز میں جہازوں کے آنے جانے پر پابندیوں اور اسرائیلی جہازوں کے روکے جانے کے خلاف اس نے جو شکایت کی تھی۔ اس پر فوری طور پر غور کیا جائے۔

ایران کے بارہ اور افسروں کو سزائے موت

تہران ۱۵ر اکتوبر۔ تہران کی فوجی عدالت نے بارہ اور افسروں کو سازش اور غداری کے جرم میں موت کی سزا کا حکم سنادیا۔ قبل ازیں پانچ فوجی افسر اور شہری طاقت سے حکومت کا تختہ الٹنے غداری کرنے اور ایک بیرونی طاقت سے سازباز کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ یہ سزائیں اسی سلسلہ میں دی گئی ہیں۔ یہ دوسرا گروپ ہے جسے موت کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔

— دمشق ۱۵ر اکتوبر۔ شام پیپلز پارٹی کے ناظم القدسی کل شامی پارلیمنٹ کے صدر منتخب کرلئے گئے۔

کبیروالہ سنٹر میں مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کی امدادی مساعی

لاہور ۱۵ر اکتوبر (بذریعہ ٹیلیفون) مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کی جو امدادی پارٹیاں آجکل ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان کی زیر ہدایت کبیروالہ سنٹر میں کام کررہی ہیں۔ انہوں نے کل سات دیہات کا دورہ کرکے وسیع پیمانے پر ادویات اور خشک اشیاء تقسیم کیں۔ اس دورے میں تقریباً ۱۵ میل کا فاصلہ خدام کو پیدل طے کرنا پڑا جماعت احمدیہ ملتان نے چندہ کرکے مبلغ چار صد روپیہ فراہم کیا ہے تاکہ خدام اپنی امدادی سرگرمیاں تیزی سے جاری رکھ سکیں۔

مہاجرین کے لئے آٹھ ہزار مکانات تعمیر کرنے کی سکیم

لاہور ۱۵ر اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے لائل پور میں ڈی ٹائپ کی نوآبادیاں تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے صنعتی کاریگروں کی کالونی اور غلام محمد آباد کالونی میں علی الترتیب تین ہزار اور پانچ ہزار کی تعداد میں جگہیں مخصوص کردی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک جگہ ساڑھے تین مرلہ کی ہوگی۔ اور یہ جگہیں غریب مہاجرین کو پٹہ پر دی جائیں گی۔

ان اشخاص کو جنہیں لائل پور کے مضافاتی قصبہ سکیم میں ڈی ٹائپ کی جگہیں الاٹ ہوچکی ہیں۔ اور جنہیں مالی امداد درکار ہے مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز لائل پور سے جلد از جلد ملاقات کرکے مکانوں کی تعمیر کے متعلق کوآپریٹو سوسائٹیز کی تشکیل کے لئے اپنا نام رجسٹر کرالیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۱۵ر اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت میاں صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت بہت حد تک بہتر ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم مرزا مظفر احمد صاحب امریکہ پہنچ گئے

واشنگٹن ۱۵ر اکتوبر۔ امریکہ سے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر رئیس التبلیغ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مرزا مظفر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ خیریت کے ساتھ امریکہ پہنچ گئے ہیں احباب جماعت امریکہ میں ان کے کامیاب قیام اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی میں غذائی کانفرنس کا انعقاد

ایبٹ آباد ۱۵ر اکتوبر۔ مشرقی بنگال اور پنجاب میں شدید سیلابوں کے بعد ملک کی غذائی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے کراچی میں عنقریب ایک غذائی کانفرنس بلائی جائیگی وزیر خوراک وصنعت خان عبد القیوم خان نے آج ایبٹ آباد میں یہ انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس میں صوبائی حکومتوں کے نمائندے بھی شریک ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنا موجودہ دورہ سرحد کی غذائی صورت حال اور صنعتی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے کیا تھا۔ صوبہ سرحد کا پانچ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد خان عبد القیوم خان کو آج ایبٹ آباد سے کراچی روانہ ہوجانا تھا۔

— کراچی ۱۵ر اکتوبر۔ سوڈان کے اقتصادی اور تجارتی امور کے وزیر ابراہیم المفتی جو گذشتہ تین روز سے کراچی آئے ہوئے تھے آج کراچی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کراکے میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

جب کسی بیمار کے ہاں جاؤ تو اسکی درازی عمر کیلئے دعا کرو

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی مریض فنفسوا لہ فی اجلہ وان ذالک یطیب نفسہ (جامع ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی بیمار کے ہاں جاؤ۔ تو اس کی عمر کی درازی کے لئے دعا کرو۔ کیونکہ یہ بات اس کی طبیعت کو اچھی لگتی ہے۔

دورِ اول کے پانچہزار سپاہیوں کی یادگار

فرمایا۔

(۱) "پہلے دور اور دوسرے دور میں میں نے یہ فرق رکھا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ

(۲) "پہلے دور والے سابقون الاولون ہیں"۔

(۳) "انیس سال کے بعد ان کے نام چھپوا کر لائبریریوں میں رکھے جائیں"۔

(۴) "جماعتوں کے اندر پھیلائے جائیں"۔

(۵) "خود ان کے پاس یادگار کے طور پر بھیجے جائیں۔ تا وہ اپنی زندگیوں میں بطور یادگار اپنے پاس رکھیں"۔

(۶) "اپنے بعد اپنی نسلوں کے لئے یادگار کے طور پر چھوڑ جائیں۔

(۷) "اس طرح نہ صرف ہر حصہ لینے والے کی قربانیوں کا ریکارڈ رہے گا۔ بلکہ ان کی قربانیوں کو دیکھ کر نئے آدمیوں کے اندر بھی قربانی کا جوش پیدا ہوگا"۔

(۸) کیا آپ کا نام اس فہرست میں لکھا گیا۔ اور آپ نے اپنی تسلی کر لی۔

(۹) اگر آپ کے ذمہ بقایا ہے تو جلد سے جلد ادا کریں۔ تا آپ کا نام تھوڑے سے بقایا کے سبب فہرست سے نکل نہ جائے۔

(۱۰) اگر دفتر اپنے ریکارڈ کے مطابق بقایا بتاتا ہے۔ تو آپ مرکزی رسید کا نمبر و تاریخ دے کر ثبوت پیش کریں۔ تا بعد مزید پڑتال نام لکھا جائے۔ ورنہ اگر ثبوت نہیں تو ادا کر کے شامل ہوں۔ مگر فوری توجہ فرمائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

اعلان

انتظامی لحاظ سے سندھ دو علاقہ ہائے امارت میں تقسیم ہو گیا ہے بالائی سندھ اور زیریں سندھ اب بالائی سندھ کی جماعتیں اپنی ماہوار رپورٹیں متعلقہ سکرٹری صاحبان بالائی سندھ کو بھیجا کریں۔ بالائی سندھ کے پراونشل سکرٹری تبلیغ ملک بشیر احمد صاحب ممبر مرچنٹ میونسپلٹی روڈ جیکب آباد منتخب ہوئے ہیں۔ اضلاع سکھر۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ دادو۔ نواب شاہ اور ریاست خیرپور کی تبلیغی رپورٹیں انہی کے نام و پتہ پر بھجوانی چاہئیں۔

پراونشل امیر جماعت احمدیہ زیریں سندھ

ضرورت انسپکٹران کواپریٹو سوسائٹیز سرحد صوبہ

تنخواہ ۱۵۰ ـ ۱۰ ـ ۲۲۰ ـ ۱۰ ـ ۳۵۰ ۔ شرائط گریجوایٹ اکنامکس والے کو ترجیح عمر ۱/۱۱/۵۴ کو ۱۸ تا ۲۵ تک باشندہ صوبہ سرحد یا قبائلی علاقہ۔ درخواستیں بنام سیکرٹری پنجاب و سرحدی صوبہ۔ پبلک سروس کمیشن لاہور (ڈان ۱/۱۰/۵۴)

بھرتی رائل پاکستان نیوی

بھرتی والی ایک پارٹی ۲۳/۱۰/۵۴ تا ۲۹/۱۲/۵۴ شائع شدہ پروگرام کے مطابق مغربی پاکستان میں دورہ کرے گی۔ شرائط۔ جماعت ہشتم یا میٹرک۔ انتخاب کے لئے تحریری امتحان جس میں ۵۰ فیصدی نمبر لازم ہیں بھرتی پر ابتدائی تنخواہ ۸/۲۹ روپے۔ راشن وردی سرکاری (ڈان ۱/۱۰/۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

توکل کا اعلیٰ مقام

ایک دن مجلس مسیح موعود میں توکل کی بات چل پڑی جس پر آپ نے فرمایا

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں۔ جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے۔ تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہو گی۔ ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں۔ تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے۔ تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے۔ میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔ اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔

فرمایا ان دنوں میں جبکہ دنیوی مقدمات کی وجہ سے والد صاحب اور بھائی صاحب طرح طرح کے ہموم و غموم میں مبتلا رہتے تھے۔ وہ بسا اوقات میری حالت دیکھ کر رشک کھاتے اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ بڑا ہی خوش نصیب آدمی ہے۔ اس کے نزدیک کوئی غم نہیں آتا۔" (ملفوظات)

کامیاب آتا رہا میرا امامِ کامگار

رہزنِ صبر و سکوں جب بھی ہوئے لیل و نہار
کام آیا ہے سحر کا نالۂ بے اختیار

چار سو سیلِ حوادث بحر و بر طوفاں بدوش
مطمئن ہیں ساکنانِ سایۂ دیوارِ یار

دیکھنا جب رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو
کس ادا سے لالہ زاروں میں مچلتی ہے بہار

ہم نے ان آنکھوں سے دیکھا ہے وہ رحمت کا نشاں
منتظر تھی دیر سے جس کی نگاہِ انتظار

دوڑ کر آتا رہا اس کا خدا اس کی طرف
عرش پر جب بھی گئی اس کی غمِ دل کی پکار

میں نے یہ تائید دیکھا ہے کہ ہر میداں سے
کامیاب آتا رہا میرا امامِ کامگار

عبد المنان ناہید

مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کراچی سے روانہ ہو گئے

مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا معہ اپنی اہلیہ محترمہ مورخہ ۱/۱۰/۵۴ (بوقت شب) کو کراچی تشریف لائے۔ ۱۱/۱۰/۵۴ کو اپنے سفر کی روانگی کے سلسلہ میں ضروری امور سرانجام دیتے رہے اور ۱۲/۱۰/۵۴ کو S.S. ASIA نامی جہاز سے عازم انڈونیشیا ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مکرمی شاہ صاحب بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں۔ اور دینی امور کے سرانجام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی۔ کامرانی عطا فرمائے۔

(سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۶ اخاد ۱۳۳۳ھ ش

جماعت اسلامی اور علمائے اسلام کی توہین

روزنامہ "تسنیم" مورخہ ۱۶ اکتوبر (اصل ۱۵ اکتوبر) ۱۹۵۴ء میں ایک مقالہ "ملا ازم اور اس کے مخالف" کے زیر عنوان جناب سلطان محمود صاحب راجہ کے قلم حقیقت رقم سے شائع ہوا ہے۔ اس میں سے ہم ایک طویل اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔ فہو ہذا۔

"جہاں تک عامۃ المسلمین کا تعلق ہے۔ "ملا" اور "ملا ازم" کا لفظ سنتے ہی ان کے ذہن میں ان عبید الدنیا کا تصور آجاتا ہے۔ جنہوں نے ہمیشہ دین پر دنیا کو ترجیح دی ہے۔ اور جو بدعت و تحریف کا ارتکاب کرکے تنور شکم کو پُر کرتے آئے ہیں۔ اور دنیاوی جاہ و حشم اور تقرب سلاطین و امراء کی خاطر کتمان حق کے نہ صرف خود مرتکب ہوئے ہیں۔ بلکہ جنہوں نے علماء حق کو تعزیر و عتاب کا مورد قرار دے کر مصائب قید و بند میں مبتلا کیا۔ اور مطاعن و مفتریات کا ہدف بنایا ہے۔ اور اپنے دور کے ارباب اقتدار کی خوشامد و چاپلوسی کی اور ان کی تقویت کا باعث بنے ہیں۔ دینداری کے پردے میں دین فروشی ان کا شیوہ رہا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ اولو العزمان حق کی حق گوئی اور ثبات و استقامت کو فساد و بغاوت سے تعبیر کرکے اپنے آقایانِ ولی نعمت کو خوش کیا۔ اور اس صلہ میں عمامۂ فضیلت و اعزاز مشیخت حاصل کرکے فرعونِ نفس کے لئے سرور کا سامان فراہم کیا۔ یا پھر ملا کا لفظ سن کر ان حلقوں کا تصور ذہن میں آتا ہے۔ جو دین کو پارہ پارہ کرکے اپنے اپنے حلقہ و خانوادہ کی بضاعت مزجات کو ہی اصل دین و شریعت قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے حلقہ سے خارج مسلمانوں کو خواہ وہ ان کے اکابر سے زیادہ علم دین سے مالا مال ہوں۔ اور ان کے پیشواؤں سے زیادہ علم و فضل اور تقویٰ و طہارت کے حامل ہوں۔ الٹی گمراہ یا کم از کم "غیر مستند" اور "غیر متقی" قرار دے کر ناقابل التفات سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی موروثی لکیر پیٹنے ہی کو خدمتِ دین خیال کرتے ہیں۔ خواہ وہ لکیر صراط مستقیم کے بالکل برعکس ہی جاری ہو۔ لیکن وہ اسی کورانہ تقلید اور آبار پرستی کو راہِ نجات سمجھتے ہیں۔ وہ اقامتِ دین اور احیائے سنت سے زیادہ اپنے فقہی اور خانقہی مسالک و سلاسل کا تحفظ و بقا چاہتے ہیں۔ وہ باب اجتہاد کو بند کرکے قرآن و حدیث کو طاقچوں میں مقفل کردینے کے خواہشمند ہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ ان کی تلاوت کو زندوں کے لئے تبرک اور مردوں کے لئے ایصالِ ثواب کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے اکابر کی پیروی اور کورانہ تقلید کو ہی ذریعہ نجات یقین کرتے ہیں۔ لوکان آباءھم لایعقلون شیئًا ولایھتدون

اسی آبار پرستی کی پٹی نے ان کی آنکھیں اندھی کردی ہیں۔ اور وہ حکمت قرآن کو پا نہیں سکتے۔ ان کے نزدیک گویا اجتہاد و تفکر کا دور اب گذر چکا ہے۔ اب ہم صرف اپنی مسالک و سلاسل کی تقلید پر مکلف و مامور ہیں۔ وہ دور حاضرہ کے تقاضے اور جدید مسائل حیات جو نوعِ انسانی کے لئے آج موجب پریشانی بنے ہوئے ہیں۔ تو ان حضرات کے نزدیک وہ ائمہ کفر کی عقل و خرد کے حوالے کردینے کے قابل ہیں۔ اس طرح نہ ان کے تقویٰ پر کوئی آنچ آتی ہے۔ اور نہ کیفیاتِ روحانی میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے۔ بلاشبہ ہمارے اسلاف جو سرمایہ تحقیق و اجتہاد ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ وہ ایک قابل فخر ورثہ ہے۔ اور وہ ہماری رہنمائی بہترین طور پر کرتا ہے۔ لیکن وہ مسائل جو آج ہمارے سامنے ابھر آئے ہیں۔ کیا ہم ان سے محض اس لئے آنکھیں بند کرلیں کہ چند صدیاں پیشتر کے علماء نے ان پر تفکر نہیں کیا؟ یہ گروہ اس حد تک جمود کا پرستار ہے۔ کہ ان سے کسی صالح تغیر و انقلاب کی توقع بے سود ہے۔ ان میں کچھ لوگ اپنی اس روش میں مخلص بھی ہیں۔ اور وہ اس دار الفتن سے کنارہ کش رہ کر اپنے دین و ایمان کی متاع بچائے جانے میں مساعی ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ ان کے لئے بھی حق کا فتویٰ ہے۔ کہ الا فی الفتنۃ سقطوا۔ خدا کا دین جس کی فطرت ہی اظہار و غلبہ ہے۔ مغلوب و مقہور رہے۔ عساکر شیاطین بحر و بر پر مسلط ہیں۔ اسلامی اخلاق و اقدار پامال کی جارہی ہوں۔ زندگی کے تمام شعبوں پر کفر و طغیان کی حکمرانی ہو۔ لیکن یہ اپنے خوانق و زوایا میں مطمئن اور نفس کشی کے پردے میں نفس پرستی پر قانع و مکتفی۔"

پہلا گروہ اپنی ہوا پرستی کے باعث دامن ملت پر بدنما داغ ہے۔ تو یہ اپنی بے بصیری اور تنگ نظری کے باعث تغیر و انقلاب کی راہ میں ایک روڑا ہے۔ انہی لوگوں کے کردار نے ہمارے ملک کے ایک مخصوص عنصر کے لئے یہ گنجائش پیدا کردی ہے۔ کہ ان کے کردار کی آڑ لے کر ان بندگانِ خدا کو بھی ہدف مطاعن بنائیں۔ جو اپنی مومنانہ فراست علمی بصیرت۔ فکری رفعت اور متقیانہ سیرت سے اس دور الحاد و زندقہ کی تیز و تند آندھیوں میں اپنا چراغ روشن کئے ہوئے ہیں۔ جو اس ناسازگار ماحول میں باطل کی سرنگونی اور حق کی سربلندی کے لئے اپنی ذہنی جسمانی اور مالی صلاحیتوں کو وقف کرچکے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو گم کردہ راہ انسانیت کے لئے روشنی کا مینار ہیں۔

لفظ "ملا" لغوی معنی کی خوبی کے باوجود اپنی قدر و قیمت کھو چکا ہے۔ تو اس کی ذمہ داری انہی متذکرہ بالا لوگوں پر ہے۔ لیکن تنابز بالالقاب کی ان مساعی سے نہ تو علمائے حق کا استخفاف ہوسکتا ہے۔ اور نہ وہ حمایت حق کی سرفروشانہ جدوجہد سے باز رہ سکتے ہیں۔ جہاں علماء سو کا مذموم کردار ہوگا۔ وہاں علمائے حق کی عزیمت و استقامت اور اعلان حق کے لئے جرأت و ثبات کا ولولہ بھی نظر آئے گا۔ اور یہ سلسلہ ابتداء سے چلا آیا ہے۔ اور یہ تقسیم خدا کی کتاب نے کردی ہے۔ جہاں بے عمل و بدکردار علماء کے لئے مثلھم کمثل الحمار یحمل اسفارا کی تمثیل ہے۔ وہاں علمائے حق کو علم و حکمت۔ بصارت نور۔ ہدایت کا حامل قرار دیا ہے حتیٰ کہ خشیت الٰہی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ صفت ہے۔ اور جو انسان کی فلاح و سعادت اور تقرب الی اللہ کے حصول کا ذریعہ اور حسن سیرت و کردار کی ضامن ہے۔ وہ علماء ہی کا حصہ قرار دیا ہے۔ "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علماء امت کو خدمتِ حق میں انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل قرار دیا ہے۔ اور امت مسلمہ کے ہر فرد کے دل میں ان علماء حق کا احترام ہے۔ جو کتاب و سنت کے عالم اور اس پر عمل پیرا ہیں۔ ان کی عزت و تکریم کسی معاندانہ پراپیگنڈا سے کم نہیں کی جاسکتی۔" (تسنیم ۱۶ اکتوبر ۵۴ء)

اب ذرا تسنیم کی اسی اشاعت میں سے "شہری آزادیاں" کے زیر عنوان یہ فقرہ بھی ملاحظہ فرمائیے:-

"قادیانی اخبارات نے ملا اور ملا ازم کی آڑ میں علمائے اسلام کی توہین کی ایک شرمناک مہم چلائے رکھی"۔

ہم اہل تسنیم بلکہ تمام جماعت اسلامی کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ الفضل میں سے کوئی مضمون نکال کر دکھائیں۔ جس میں ملا اور ملا ازم کی آڑ میں علمائے حق کی توہین کی گئی ہو۔ بے شک الفضل نے ملا اور ملا ازم کے متعلق لکھا ہے۔ لیکن جو کچھ اس نے لکھا ہے۔ وہ صرف ان لوگوں کے متعلق لکھا ہے۔ جو تسنیم کے نزدیک بھی علمائے حق نہیں ہیں۔ اور ہم نے ان کے متعلق بھی جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اس مضحک اور توہین آمیز انداز سے نہیں لکھا جس انداز میں اسلامی جماعت کے سلطان محمود صاحب راجہ نے تسنیم میں لکھا ہے۔ جو طویل حوالہ ہم نے اوپر تسنیم سے شائع کیا ہے۔ اس کو پڑھ کر کروڑوں مسلمانوں کے دل پر جو چوٹ لگی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ ہم نے کبھی کسی پر اس طرح کی چوٹ نہیں کی۔ ہم نے مسلمانوں اور علمائے اسلام کے کردار کا کبھی ایسی توہین آمیز طرز سے ذکر نہیں کیا ہے۔ جیسا کہ تسنیم نے کیا ہے۔

تسنیم نے اپنے اس مقالہ سے کروڑوں حنفی اور اہل حدیث اور اہل تشیع کے دل چھلنی کرکے رکھ دیئے ہیں۔ بلکہ ایسے توہین آمیز ہمہ گیر الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کہ اسلام کا کوئی فرقہ ان کے زہر آلود تیروں سے نہیں بچ سکا۔

اس مضمون سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ مودودی اپنے سوا تمام فرق اسلامیہ کو اسلام سے باہر اور ان کے علماء کو ملا اور ملا ازم کا علمبردار سمجھتے ہیں۔ مگر الزام الٹا احمدیوں پر لگاتے ہیں۔ کہ انہوں نے ملا اور ملا ازم کی آڑ میں علمائے اسلام کی توہین کی ہے۔ تاکہ ناخواندہ سادہ دل مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکایا جائے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب اور مودودی علماء اپنے سوا تمام مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ ان کا تمام لٹریچر اس پر شاہد ہے۔ مودودی صاحب نے نہ صرف موجودہ تمام مسلمانوں کو اسلام سے علی الاعلان عاری کہا ہے۔ بلکہ اسلام کے جید اور مسلمہ ائمہ پر بھی زبانِ طعن دراز کی ہے۔ اور کوئی قدیم یا جدید عالم دین ایسا نہیں جو ان کی جارحانہ تنقید سے بچا ہو۔ انہوں نے ان اکابرین کو بھی جن کو تمام مسلمان "مجدد" مانتے ہیں نہیں چھوڑا۔ بلکہ مودودی صاحب نے حضرت عمر بن عبد العزیز رح سے لے کر حضرت سید احمد بریلوی رح تک عظیم الشان لوگوں کے اسلام میں بھی فی نکالی ہے۔ اور تمام مجددین کو صرف جزوی مجدد کا خطاب عطا فرمایا ہے۔

انہوں نے صرف قدیم علماء۔ ائمہ اور مجددین ہی کی توہین نہیں کی۔ بلکہ تمام موجودہ علماء کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ سلطان محمود صاحب راجہ نے ان کا نقشہ مندرجہ بالا طویل اقتباس میں کھینچا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ خود اقتدار حاصل کرنے کے لئے انہی علماء کو جن کی صفات سلطان محمود صاحب راجہ نے اس مضمون میں بیان کی ہیں۔ اسلام کے نام پر ان کو استعمال کرنے کی بھی کوشش کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ فسادات پنجاب میں انہوں نے انہی علماء کو اپنے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کیا۔ اور طرح طرح سے انہیں فسادات پر اکسایا۔ مگر جب حکومت نے بازپرس کی۔ تو صاف منکر ہو گئے۔ اور علماء کو دھوکہ دے کر آپ علیحدہ ہو گئے۔ چنانچہ مودودی صاحب کی بے وفائی ان پر صاف کھل گئی۔ تو عوام نے ان کے مکان پر ہلہ بول دیا۔ علماء کو انہوں نے جو فریب دیا۔ اس کا ذکر فسادات کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں صاف صاف لفظوں میں کیا گیا ہے۔

ان کا طریق کار مولانا آزاد کے اس فیصلہ سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ جو انہوں نے مالیر کوٹلہ کی اہلحدیث مسجد کے متعلق دیا ہے۔ یہ لوگ اہل حدیثوں میں اہل حدیث۔ حنفیوں میں حنفی۔ شیعوں میں شیعہ بن کر داخل ہو جاتے ہیں۔ اور جب اپنے قدم جما لیتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

گولڈ کوسٹ (افریقہ) میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے احمدی مجاہدین کی کامیاب مساعی

تعلیم یافتہ طبقہ میں اسلام کا گہرا اثر و نفوذ۔ تعلیم الاسلام کالج اور متعدد دیگر مدارس کی تعلیمی خدمات

قرآن کریم اور حصول تعلیم کے موضوع پر نشری تقریر

(از مکرم قریشی محمد افضل صاحب قائمقام رئیس التبلیغ گولڈ کوسٹ)

گولڈ کوسٹ میں جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو منظم طور پر نہ صرف گولڈ کوسٹ میں بلکہ ساتھ کے فرانسیسی علاقوں میں بھی اسلام کی خدمت بجالارہی ہے۔ فرنچ گورنمنٹ اپنے مقبوضہ علاقوں میں مبلغ اسلام کو برداشت نہیں کر سکتی۔ لیکن اس نے اپنے دروازے عیسائی مشنریوں کے لئے کھولے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ عیسائیت کی تبلیغ سے وہ ان علاقوں پر اپنے جابرانہ قبضہ کو لمبا کر سکیں گے۔

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام اس وقت گولڈ کوسٹ میں بیس افریقن مبلغ اور چھ پاکستانی عربک اور انگلش سکالرز اسلام کی تبلیغی اور تعلیمی خدمات بجالا رہے ہیں۔ اور اسلام کے نام کو اس تاریک خطہ ارض میں روشن کر رہے ہیں اگرچہ افریقن باشندے یورو پین تہذیب کی اندھا دھند تقلید میں اپنے اموال اور صحتیں برباد کر رہے ہیں۔ تاہم صداقت اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ابھی حال ہی کی بات ہے۔ جب میں کماسی سے دورے سے واپس آ رہا تھا تو فرنٹ سیٹ پر خاکسار کے ساتھ ایک عیسائی دوست ہمسفر تھے۔ دوران گفتگو میں انہوں نے فرمایا۔ کہ میں لندن یونیورسٹی کا بی۔ اے ہوں۔ مجھے احمدیہ لٹریچر کی بدولت اسلام کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ ایک لمبے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ افریقہ کے لئے تو اسلام ہی قابل قبول مذہب ہے۔ خواہ تعلیم یافتہ افریقن اصحاب کھلے بندوں اس حقیقت کا اعتراف کریں یا نہ ان کے قلوب اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ کہ یورو پین تہذیب انہیں تباہی اور بربادی کی طرف لے جا رہی ہے۔ اور یورو پین تہذیب اور عیسائیت ایک ہی اصل کے دو نام ہیں۔

تھوڑا عرصہ ہوا کماسی شہر میں ایک کالج کے طلباء کے درمیان Polygamy اور Monogamy کے مضمون پر اظہار خیالات کرایا گیا۔ پبلک کو بھی مدعو کیا گیا۔ محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ اشانٹی نے بھی شرکت کی۔ اور تعدد ازدواج کے حق میں دلائل بیان کئے۔ مباحثہ ختم ہونے پر چیئرمین نے تعدد ازدواج کے حق میں فیصلہ صادر کیا۔

اسی طرح حال ہی میں گولڈ کوسٹ اسمبلی کی واحد لیڈی ممبر Miss Mabel Dove نے عورتوں کو ورثہ دیئے جانے کے حق میں زبردست آواز اٹھائی۔ اور اشانٹی میں عورتوں کی ایسوسی ایشن قائم کی جو باقاعدہ طور پر عورتوں کے حقوق کا مطالبہ کرے گی۔

الغرض صحیح انسانی فطرت اندر ہی اندر افریقن طبائع کو اسلام کی طرف مائل کر رہی ہے

محترم مولوی عبد الغفیر صاحب شاہد اکرہ میں مقیم ہیں۔ اکرہ گولڈ کوسٹ کا دار الخلافہ اور اس ملک کا دروازہ ہے۔ انٹرنیشنل ایر پورٹ اور بحری اڈہ سارے ملک کی تجارت کا مرکز ہے۔ مولوی صاحب موصوف پوری کوشش اور محنت سے تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ گورنمنٹ ملازمین۔ ملکی اور غیر ملکی تجار سے تعلقات قائم کر کے اسلام کی تبلیغ اور اسلامی لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ مستقل دار التبلیغ اور مسجد نہ ہونے کے باوجود جماعت کی تعلیم و تربیت میں کوشاں ہیں۔ دار التبلیغ اور مسجد کے لئے زمین حاصل کرنے کے سلسلہ میں کئی دفعہ گورنمنٹ آفیسرز سے مل چکے ہیں۔ حال ہی میں مولوی صاحب موصوف کا ایک مقالہ گولڈ کوسٹ کے کثیر الاشاعت انگریزی روزنامہ "گرافک" میں شائع ہوا ہے۔ یہ اخبار گولڈ کوسٹ کا اخبار ہے۔ جس کی اشاعت ۲۵ ہزار ہے

محترم مولوی عبد الغفیر صاحب اکرہ شہر میں تبلیغ اسلام کے علاوہ ملحقہ دیہات و شہروں میں بھی دورہ کرتے ہیں۔ اس عرصہ میں آپ کئی دفعہ بریکم۔ کفوڈورا۔ شوشن بشیما۔ ابورا وغیرہ مقامات پر گئے۔ جہاں آپ نے اسلام پر تقریریں کیں

محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کماسی شہر میں جو اشانٹی کا مرکز ہے۔ مقیم ہیں۔ آپ اشانٹی کی تمام جماعتوں کے انچارج ہیں۔ آپ کے ہمراہ اس علاقہ میں آٹھ افریقن مبلغ مصروف جہاد ہیں علاوہ ازیں اس حلقہ میں تین پرائمری سکول اور تعلیم الاسلام کالج ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں آپ کا ایک مقالہ "قرآن کریم اور حصول تعلیم" کے موضوع پر اکرہ ریڈیو سٹیشن سے نشر ہوا۔ احمدیہ مرکزی مسجد سالٹ پانڈ کے افتتاح کی خبریں نشر ہوئیں۔ ہماری مرکزی مسجد سارے گولڈ کوسٹ میں واحد مسجد ہے۔ جو صحیح معنوں میں اسلامی فن تعمیر کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر گولڈ کوسٹ نے اس مسجد کو متواتر کئی سال کی محنت شاقہ سے تیار کروایا ہے۔ اس قسم کی عمارت افریقن معماروں کے لئے بالکل نئی چیز تھی۔ اسلئے مولانا موصوف کو اس کی نگرانی پر بہت محنت کرنی پڑی۔

فجزاھم اللہ عن الاسلام احسن جزاءہ

اس عرصہ میں مولوی کلیم صاحب کے چار مضامین کماسی کے روزنامہ اشانٹی پانیر میں شائع ہوئے۔ جن میں آپ نے اسلام کی برتری ثابت کی۔ اسی طرح ہفتہ وار اخبار سنڈے مرر میں رمضان سے متعلق آپ کا ایک مقالہ شائع ہوا۔

کچھ عرصہ ہوا آپ نے وسیع پیمانہ پر گولڈ کوسٹ میں ٹریکٹ "صلیب کی سچی کہانی" تقسیم کیا۔ آپ نے یہ ٹریکٹ گولڈ کوسٹ میں تمام اداروں سکولوں اور لائبریریوں میں بھجوایا۔ جس پر ملک میں ایک شور پڑ گیا۔ کیتھولک ہفتہ وار اخبار "سنڈرڈ" نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور تحریری مناظرہ کی دعوت دی۔ لیکن صرف دو تین پرچے مولوی صاحب کے شائع کرنے کے بعد اس سلسلہ کو بند کر دیا کہ اس سے تو اسلام کا پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔

مولوی کلیم صاحب نے اس عرصہ میں مختلف مقامات پر اٹھارہ لیکچر دیئے۔ اور بعض اعلیٰ افسروں سے ملاقات کی۔ جن میں وزیر زراعت کمشنر آف اشانٹی۔ پروفیسر آف سٹیمرز۔ بعض پرامونٹ چیف اور ممبران اسمبلی قابل ذکر ہیں۔

احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں قرآن کریم۔ حدیث اور دعوۃ الامیر کا درس دیا۔ عشاء کے بعد مسجد میں احباب جماعت کو قرآن کریم باترجمہ اور بعض ابتدائی عربی کتب پڑھانے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ افریقن احمدی دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں

ایسٹر کے موقعہ پر ایک معینہ پروگرام کے مطابق کماسی جماعت کے ساٹھ ستر دوست مرد و عورتیں و بچے دو لاریوں اور دو کاروں پر بیٹھکر تبلیغی دورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ تین دنوں میں چھ مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کئے۔ یہ جلسے ان مقامات میں بہت ہی مقبول ہوئے۔ اور افریقن عوام نے درخواست کی کہ دوبارہ بھی انہیں اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور کرنے کا انتظام کیا جائے اس دورہ پر -/-/۲۰ پونڈ خرچ ہوئے۔ جو احباب جماعت نے خود برداشت کئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی کلیم صاحب نے چار ہزار میل کا سفر کیا۔

تعلیم الاسلام کالج کماسی

تعلیم الاسلام کالج کماسی میں محترم ڈاکٹر سید سفیر الدین صاحب پی ایچ ڈی اور محترم

"مجھے احمدیہ لٹریچر کی بدولت اسلام کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک لمبے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ افریقہ کے لئے تو اسلام ہی قابل قبول مذہب ہے۔ خواہ تعلیم یافتہ افریقن اصحاب کھلے بندوں اس حقیقت کا اعتراف کریں یا نہ ان کے قلوب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یورو پین تہذیب انہیں تباہی اور بربادی کی طرف لے جا رہی ہے۔ اور یورو پین تہذیب اور عیسائیت ایک ہی اصل کے دو نام ہیں۔

(ایک گرایجویٹ عیسائی)

سعود احمد خاں صاحب بی اے (آنرز) بی ٹی کام کرتے ہیں۔ اول الذکر پرنسپل اور ثانی الذکر وائس پرنسپل ہیں۔

محترم ڈاکٹر سید سفیر الدین صاحب نے کالج کے ساتھ ساتھ ہوسٹل کا انتظام بھی کیا ہوا ہے۔ جس کے انچارج محترم سعود صاحب ہیں۔ تاکہ باہر سے آنے والے طلباء کو رہائش کی کوئی مشکل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی طلباء کے علاوہ ایک اچھی خاصی تعداد عیسائی طلباء کی ہے۔ اعلیٰ تعلیم اور اچھا انتظام ہونے کی وجہ سے یہ کالج گولڈ کوسٹ میں نام پیدا کر رہا ہے۔ محکمہ تعلیم کے علاوہ عہدہ داران جب کبھی معائنہ کے لئے آئے۔ ہمیشہ کالج کی ترقی پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ مستحق اور قابل طلباء کو کالج کی طرف سے سکالرشپ دی جاتی ہے

کھیلوں کے میدان میں تعلیم الاسلام کالج نمایاں حیثیت حاصل کر رہا ہے۔ متعدد دوسرے کالجوں کو والی بال اور فٹ بال میں نیچا دکھا چکا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج اب پانچویں سال میں ہے۔ اس سال پہلی دفعہ کالج کے طلباء یونیورسٹی کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ تمام قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ طلباء کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں

محترم ڈاکٹر صاحب کالج کے انتظام کے علاوہ تبلیغ اور سلسلہ کے دوسرے کاموں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ بہت دفعہ رخصتوں کے دوران میں مختلف علاقوں کے دورہ پر گئے۔ مبلغ کماسی کی غیر حاضری میں ان کے فرائض ادا کرتے رہے۔ (باقی)

درخواست دعا میری بچی عزیزہ ناصرہ ۵/۴ روز سے بوجہ بخار اور دیگر عوارضات بیمار ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا محمد کاتب لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۶ ر اخاء ۱۳۳۰ہش

53

تاثرات قادیان

(۲)

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف

قادیان میں اور قادیان کے ماحول میں ہر جگہ اب نہروں کا پانی فصلوں کو ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر طرف چاولوں کے کھیت نظر آتے تھے۔ بعض جگہ تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ پانی کے لئے چھوٹی نہریں (کھال) نکالے نہیں گئے اور چوڑے راستوں کے ذریعہ پانی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا تھا جس کی وجہ سے راستے سے گذرنا مشکل ہو رہا تھا۔ سٹھیالی کے پل کے قریب سے ایک چھوٹی نہر سری گوبندپور کی طرف نکالی گئی ہے۔ ایک چھوٹی نہر دارالبرکات کے پرلی طرف سے گذرتی ہے۔

ہمارے ادارے

ہمارے ٹی۔ آئی کالج کی جگہ خالصہ نیشنل کالج کو دی گئی ہے۔ اور ٹی۔ آئی ہائی سکول بھی کسی خالصہ ہائی سکول کو دیا گیا ہے۔ نصرت گرلز سکول میں لڑکیوں کا سکول ہے۔ نور ہسپتال کا نام نور ہسپتال ہی ہے۔ اس ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر مان سنگھ صاحب ہیں۔ جو ایک شریف النفس انسان ہیں۔ آنکھوں کے علاج میں ماہر ہیں۔ جب اس ہسپتال کا نام تبدیل کرنے کی تجویز پیش ہوئی۔ تو ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ میں آنکھوں کا علاج کرتا ہوں۔ اور انہیں نور دیتا ہوں۔ اس نسبت سے بھی "نور ہسپتال" نام ہی مناسب ہے۔

ہماری مساجد

ہم نے مختلف محلہ جات میں پھر کر مساجد کو دیکھا۔ اکثر مساجد کے دروازے پختہ اینٹوں سے بند کر دیئے ہیں درویشان کبھی کبھی مساجد کو جا کر صاف کر آتے ہیں۔ مسجد دارالرحمت کا ایک مینارہ شہید کر دیا گیا تھا۔ اس کے برآمدہ کا ایک حصہ گرا ہوا تھا۔ باقی مساجد قدرے اچھی حالت میں تھیں۔ سوائے مسجد ریتی چھلہ کے۔ ٹاؤن ہال کے سامنے گاندھی جی کا سفید مجسمہ نصب ہے۔ گورنمنٹ کے ہر دفتر میں گاندھی جی کی تصویر آویزاں دیکھی۔ ریتی چھلہ کا نام نہرو پارک ہے۔ اس کی دیواریں اب قریباً غائب ہیں۔

قادیان کے مکانوں کی حالت

باہر کے جن مکانات کی چھتیں اور دروازے فسادات کی نذر ہوتے تھے۔ وہ تو صاف ہیں۔ لیکن اب جن مکانات میں شرنارتھی مقیم ہیں۔ وہ قدرے محفوظ ہیں۔ میں نے متعدد مکانات میں جا کر دیکھا۔ لوگ خوش خلقی سے پیش آتے تھے۔ اور جب انہیں پتہ چلتا۔ کہ یہ پاکستان سے آئے ہیں۔ تو وہ چاہتے تھے۔ کہ ان کے ساتھ بیٹھیں۔ انہیں پاکستان کے متعلق کچھ بتلائیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضؓ کے مکان کے بعض حصے گر گئے ہیں۔ مسیح پاک کے گھر اسی طرح محفوظ رہے ہیں۔ جس طرح سیلاب میں نوح ؑ کی کشتی محفوظ رہی تھی۔ جن مکانوں میں درویشان قادیان مقیم ہیں۔ ان میں سے بھی اکثر مکانات مرمت طلب ہیں۔ لیکن یہاں بھی اقتصادی مجبوری آڑے آئی ہے۔ احمد آباد کے تمام کچے مکانات گر گئے ہیں۔ اور اب بعض مکانوں کے صحن میں سبزی کاشت کی ہوئی تھی۔ قادر آباد کے بھی اکثر کچے مکانات گر گئے ہیں۔ Guest House جس میں اخیر ایام میں جامعہ احمدیہ تھا وہاں ایک وزیر گورچرن سنگھ باجوہ کا خاندان آباد ہے۔ یوم آزادی کے موقعہ پر انہوں نے قادیان میں تقریر بھی کی۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ نہ پولیس کا پہرہ۔ نہ محفوظ سٹیج۔ وہ بے تکلفی سے آئے۔ سادہ کھدر کے کپڑے پہنے ہوئے۔ چند ٹھوس اور بنیادی باتیں کیں۔ اور اس کے بعد مجمع میں گھل مل گئے۔ راقم الحروف سے بھی ان کی ملاقات ہوئی۔ بڑے سلجھے ہوئے سنجیدہ آدمی ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ قادیان سے بٹالہ۔ بٹالہ سے سری گوبندپور۔ بٹالہ سے کلانور۔ بٹالہ سے کاہنووان عنقریب پختہ سڑک شروع کر دی جائے گی۔ اور ایک دو سال کے اندر اندر ہر گاؤں میں بجلی دے دی جائیگی۔

آخر میں درویشان کا سلام احباب جماعت تک پہنچاتا ہوں۔ اور احباب سے ان کے لئے درخواستِ دعا کرتا ہوں۔

اسلام میں حدیث کا مرتبہ

(از مکرم عبدالباری صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

اسلامی قوانین کے تمام اصول و فروع کا سرچشمہ اور منبع قرآن مجید اور سنت کے بعد حدیث ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ اگر ہمارے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال و افعال زریں کا اس قدر عظیم الشان مجموعہ نہ ہوتا۔ تو ہم بیشتر احکام قرآنی کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے سے قاصر رہتے۔ اور اس طرح اسلام چند کلمات و الفاظ میں محدود ہو کر رہ جاتا۔ اور اعمال و افعال کے متعلق قرآن مجید سے اس حد تک رہنمائی حاصل نہ کی جا سکتی جس حد تک آج کی جا سکتی ہے۔

حدیث و سنّت کی اسی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہر قول و فعل کا تتبع کرنے کا حکم دیا اور آپ کو اسوۂ حسنہ قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا۔ لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة۔ اس ارشاد ربانی کے مخاطبین اولین نے اس حکم کی ایسے رنگ میں پیروی کی۔ کہ تاریخ اس کی مثل پیش کرنے سے قاصر ہے۔ کسی شخص کے اقوال و افعال۔ حرکات و سکنات اتنے محفوظ و مکمل نہیں۔ جتنے ہمارے عظیم المرتبت نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال و افعال محفوظ ہیں۔ دنیا میں بیشتر مفکر و فلاسفر ہوئے ہیں۔ اور صفحۂ عالم پر کئی اولو العزم انبیاء و اولیاء گزرے ہیں۔ اور اس دار العمل میں بہت سے حکماء و فضلاء نے اپنی زندگیاں بسر کی ہیں۔ لیکن کسی ایک کی بھی جیتی جاگتی تصویر ہمارے سامنے نہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی ہمارے لئے اسوہ نہیں بن سکتا۔ لیکن آقائے نامدار نبی مکی و مدنی صلے اللہ علیہ وسلم کی دلکش اور مکمل تصویر ہمارے سامنے ہے۔ اور حدیث پڑھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چلتی پھرتی تصویر ہماری آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اپنے اقوال و افعال کی اہمیت کو سمجھتے تھے۔ اور جب گفتگو فرماتے تو اس بات کا پورا اہتمام فرماتے۔ کہ مخاطب آپ کے مافی الضمیر کو بخوبی سمجھ لے۔ اور بسا اوقات تین تین دفعہ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنے اقوال کو دہراتے تھے۔ اور پروانہ ہائے شمع رسالت ان اقوال زریں کو اپنے دل و دماغ میں مرکوز کر لیتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔ کہ "كان اذا تكلم بكلمة اعاد ها ثلاثا حتى تفهم عنه۔" یعنی جب آپؐ گفتگو فرماتے تو اپنی باتوں کو تین دفعہ دہراتے۔ یہاں تک کہ بخوبی سمجھ آ جائے"۔ اور حضرت عائشہ رضؓ کے متعلق مذکور ہے۔ کہ كانت لا تسمع شيئًا لا تعرفه الا راجعت فيه حتى تعرفه۔

احادیث کے متعلق یہ احتیاط بھی ملحوظ رکھی گئی۔ کہ ان میں جھوٹی اور غلط باتوں کی آمیزش نہ ہو جائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے متعلق تہدیدی احکامات جاری فرمائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت ہے۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا الحديث عنى الا ما علمتم فمن كذب علىّ متعمدا فليتبوء مقعده من النار۔ اس حکم کے پیش نظر یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ کی پیش ابرو پر کٹ مرنے والے [illegible] نے روایتِ حدیث میں کسی قسم کا تساہل یا تسامح کیا ہوگا۔ اور تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ صحابہ کرام نے اس بارہ میں انتہائی احتیاط [illegible]۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما باوجود راوی کی ثقاہت و وجاہت اس وقت تک اس کی بیان کردہ روایت کو تسلیم نہ کرتے تھے۔ جب تک اس پر کوئی دوسرا شخص گواہی نہ دے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حلفیہ بیان کے سوا کسی روایت کو قابل قبول نہ سمجھتے تھے۔

بعض لوگ احادیث کی وقعت کو کم کرنے کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ احادیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سو ڈیڑھ سو برس بعد لکھی گئی ہیں۔ اور اس قدر ذخیرہ احادیث کا اتنی مدت زبانی محفوظ رہنا قریباً ناممکن ہے۔ حالانکہ عربوں کی تاریخ کو جاننے والے ان کی حیرت انگیز قوت حافظہ کو بخوبی جانتے ہیں۔ جاہلیت کے شعراء کے ہزاروں اشعار انہیں زبانی یاد ہوتے تھے اور ماہرین علم انساب بھی غضب کی قوت حافظہ کے مالک تھے۔ مزید برآں احادیث زبانی روایات ہی نہ تھیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی احادیث لکھی جاتی تھیں۔ بلکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کتابت حدیث کا حکم دیا۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کو فرمایا:۔

"اكتب فوالذى نفسى بيده لا ما يخرج منه الا الحق۔"

یعنی (بے شک) تم لکھ لیا کرو۔ بخدا میرے منہ سے سچی اور مناسب بات ہی نکلتی ہے۔ اور اس حکم کی تعمیل میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کثیر تعداد میں روایات لکھ لیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (جن کی روایات کی تعداد سب صحابہ رضؓ کی روایات سے بڑھ کر [illegible]) "ما من اصحاب النبى صلى [illegible] احدا اكثر حديثا عنه منى الا ما كان من عبد الله بن عمرو فانه كان يكتب و انى لا اكتب۔"

یعنی مجھ سے زیادہ احادیث کسی صحابی نے بیان نہیں کیں۔ سوائے عبداللہ بن عمرو کے جو احادیث لکھ لیا کرتے تھے۔ اور میں احادیث نہ لکھتا تھا"۔

اس کے علاوہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے "ابوشاہ" کو اپنی تقریر لکھوا دی۔ حضرت علی رضؓ کے پاس لکھی ہوئی احادیث موجود تھیں۔ ایک مشہور راوی یحییٰ بن معین کے پاس چھ لاکھ احادیث لکھی ہوئی موجود تھیں۔ اور اس کے بعد تو علم حدیث کی کمال تنقیح کی گئی۔ اور محدثین کرام اور ماہرین اسماء الرجال نے ہمارے سامنے احادیث کو انتہائی خالص صورت میں پیش کیا۔ اور آج ہم ان بزرگوں کی تحقیق اور چھان بین کی وجہ سے اس قابل ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا تتبع کر کے فلاح دارین حاصل کر سکیں۔ فجزاهم الله احسن الجزاء

تجارتی اطلاعات

پاکستان میں سامان زیبائش کی تیاری

راولپنڈی کے ایک تاجر قاسم علی نے دعویٰ کیا ہے کہ اب پاکستانی خواتین کو سامان آرائش کے لئے بیرونی ممالک کا محتاج نہیں ہونا پڑے گا۔ قاسم علی اٹلی کے ایک ماہر سامان آرائش کے ساتھ مل کر راولپنڈی میں ایک فیکٹری تیار کر رہے ہیں۔ جس میں ہر قسم کا سامان زیبائش تیار کیا جائے گا۔ اس فیکٹری پر پانچ لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ امید ہے کہ فیکٹری آئندہ موسم بہار تک لپ اسٹک پوڈر، چہرے کی کریمیں اور بالوں کی آرائش کا سامان تیار کرنا شروع کر دے گی۔ اس کے بعد نہانے کے صابن۔ ٹوتھ پیسٹ وغیرہ بھی تیار ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اس فیکٹری کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صرف عورتیں کام کریں گی۔ کسی مرد کو مجبوراً سامان آرائش کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہ ہوگی۔ [illegible] کیلئے اٹلی سے چند ماہرین کو درآمد کیا جا رہا ہے۔

[illegible]ن میں صنعت کوزہ گری کا مستقبل

انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی شکاگو (امریکہ) کے ایک ماہر مسٹر سیلامی نے ایک پریس کانفرنس میں یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ پاکستان میں "کوزہ گری" کی صنعت کا مستقبل انتہائی روشن ہے۔ کیونکہ اس صنعت میں کام آنے والا تمام خام مال ملک میں بافراط موجود ہے۔ مسٹر سیلامی ملکہ وال (پنجاب) میں "آتشی اینٹیں" تیار کرنے کا ایک پلانٹ نصب کرنے کے سلسلے میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کو مشورہ وغیرہ دینے کی غرض سے ایک سال سے پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا۔ "پاکستان کے باشندے کوزہ گری اور صنعت سازی میں غیر معمولی ترقی کر سکتے ہیں۔ انہیں صرف مہارت حاصل کرنے اور اس فن کے جدید طریقوں سے روشناس ہونے کی ضرورت ہے۔" آپ نے اس سلسلہ میں منڈی۔ شاہدرہ اور راولپنڈی کے ان کارخانوں کا بھی ذکر کیا۔ جو صنعت کوزہ گری کی ترقی میں غیر معمولی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

چاول کے متعلق نئی برآمدی پالیسی

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے چاول برآمد کرنے کی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نئی پالیسی کے تحت برآمد کنندگان غیر ملکی زرمبادلہ [illegible]ت میں تمام برآمدی چاول کی قیمت حکومت کے حوالے کر دیں گے۔ اور اس کے عوض حکومت مجموعی مالیت کے۔ فی صد کی ضروری اشیاء کے لائسنس طلب کرے گی۔ برآمد کی اجازت ٹنڈر طلب کرنے کے بعد [illegible] گی۔

[illegible] نے خود سلسلہ میں حکومت کی جو پالیسی رہی ہے زبردست ضروری اشیاء کے لئے ۵۰ فی صدی مالیت کے درآمدی لائسنس جاری کرتی تھی۔ نئی پالیسی کے تحت مالیت ۔۔ کی بجائے ۔۔ فی صد کر دی گئی ہے۔ موجودہ پالیسی پر نظر ثانی کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ چاولوں کے فالتو ذخائر کی برآمد کے سودے ہو چکے ہیں۔ اور باقی مقدار کے لئے کافی ملکی مانگ موجود ہے۔ اب برآمدی پوزیشن کافی بہتر ہے لہذا حکومت نے چاول کی برآمد پر درآمدی لائسنس کا تناسب کم کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سال کے آخر میں چاول کی فصل کا اندازہ اچھا بیان نہیں کیا جاتا۔ اس کی وجہ مشرقی بنگال اور پنجاب کے حالیہ سیلاب ہیں۔

چاول کی برآمد کی جو بات چیت پچھلے ہفتہ بند کی گئی تھی سو وہ اب نئی پالیسی کے تحت پھر سے جاری ہو جائے گی۔ خیال ہے۔ چند دنوں تک نئی پالیسی کا اعلان کر دیا جائے گا۔

جاپان اور ہندوستان کا مقابلہ!

بھارتی وزیر خزانہ مسٹر چنتامنی دیش مکھ نے یہ اندازہ لگایا ہے۔ کہ ہندوستان اور جاپان میں جنوب مشرقی ایشیاء کی مارکیٹوں میں زبردست مقابلہ ہوگا۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ خاص طور پر مقابلہ کپڑے کے میدان میں بہت سخت ہوگا۔

زرمبادلہ کے بجٹ کی تیاری

معلوم ہوا ہے۔ حکومت پاکستان جنوری تا جون ۱۹۵۴ء کے آئندہ شپنگ پریڈ کے لئے غیر ملکی زرمبادلہ کا بجٹ تیار کر رہی ہے۔ حکومت کی مختلف وزارتیں اپنی زرمبادلہ کی ضروریات مرتب کر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ آئندہ شپنگ پریڈ کے لئے جو بجٹ تیار ہو رہا ہے۔ اس کے اندازے حوصلہ کن ہیں۔ اور توقع ہے کہ اس عرصہ کے لئے زرمبادلہ کے خرچ کے سلسلے میں ٹھوس پالیسی مرتب کی جا سکے گی۔

ادائیگیوں کا توازن

حکومت پاکستان نے جولائی ۱۹۵۳ء سے جون ۱۹۵۴ء تک کی ادائیگیوں کے توازن کے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس دوران میں مجموعی طور پر ۹۷،۲ کروڑ کا خسارہ ہوا۔ ۵۳-۱۹۵۲ء میں خسارہ ۷۹،۱ کروڑ تھا۔ ۵۴-۱۹۵۳ء کی پہلی تین سہ ماہیوں میں علی الترتیب ۱۹ کروڑ، ۴۴،۰ کروڑ اور ۳،۷۱ کروڑ منافع رہا۔ آخری سہ ماہی میں بھاری درآمدات کی وجہ سے ۹،۸۳ کروڑ خسارہ ہوا۔

۵۴-۱۹۵۳ء میں ۱۲۱۴ کروڑ روپے آمدنی ہوئی۔ جب کہ ۵۳-۱۹۵۲ء میں ۱۵۲۱،۰ کروڑ تھی۔ اس سال مجموعی ادائیگی ۱۴۴۹،۹ کروڑ تھی جو پچھلے سال ۱۹۲۷،۹ کروڑ تھی۔ یعنی گذشتہ سال کی نسبت ۴۷۸،۶ کروڑ کم آمدنی میں کمی کپاس کی برآمد سے آمدنی میں کم تھی۔ جو پچھلے سال کی نسبت ۱۳،۵۹ کروڑ کم رہی تھی۔

پاکستان میں صنعتی ترقی

قیام پاکستان کے بعد حکومت کے پیش نظر سب سے اہم مسئلہ یہ تھا۔ کہ کس طرح ۷½ کروڑ باشندوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنایا جائے اور ان توقعات کو پورا کیا جائے۔ جو انہوں نے سیاسی آزادی سے وابستہ کر رکھی تھیں ۱۹۴۷ء میں ہماری حکومت کو ایسی اقتصادی اور مالی مشکلات درپیش تھیں۔ کہ بڑی بڑی حکومتیں بھی ہمتیں ہار جاتی ہیں۔ دیگر مسائل کے علاوہ ۷۰ لاکھ مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ اتنا پریشان کن تھا۔ کہ حکومت کو اپنی تمام تر توجہ اس طرف مبذول کرنا پڑی۔ ساتھ ہی ملک کے دفاع کو بھی مضبوط بنانے کا مشکل سوال پیدا ہو گیا۔ کیونکہ تقسیم کے بعد سیاسی حالات نے ایسا رخ اختیار کر لیا تھا کہ نوزائیدہ مملکت کو جارحیت کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ تقسیم سے ملک کا اقتصادی ڈھانچہ درہم برہم ہو کر رہ گیا تھا۔ دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے ذرائع مواصلات میں جو گڑبڑ پیدا ہو گئی تھی۔ اسے بھی بہتر بنانا ضروری تھا۔ اور ان مسائل کو بھی بروئے کار لانا ضروری تھا۔ جن کی طرف اب تک کوئی توجہ نہ دی گئی تھی۔ گویا ملک میں نہ صرف نظم و نسق کو نئے سرے سے منظم کرنا تھا۔ بلکہ ایک نئی قوم کا اقتصادی اور سماجی ڈھانچہ تیار کرنے کی ضرورت تھی۔

چھ سالہ منصوبہ

ان حالات میں حکومت کے پیش نظر تین مختلف پہلو تھے۔ زراعت کی ترقی۔ صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔ اور بجلی اور مواصلات وغیرہ کی توسیع و ترقی۔ ان مقاصد کو کسی منظم طریقہ پر حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ پاکستان کی ضروریات کا ایک خاکہ تیار کیا جائے۔ چنانچہ تقسیم کے فوراً بعد ایک ترقیاتی بورڈ قائم کیا گیا۔ جسے تمام ترقیاتی منصوبے پیش کئے جاتے تھے۔ ۱۹۵۰ء میں ایک چھ سالہ منصوبہ تیار کیا گیا۔ اس منصوبہ پر لاگت کا اندازہ دو ارب ساٹھ کروڑ روپیہ لگایا گیا۔

اس سے چھ سالہ منصوبہ کو مقررہ میعاد سے پہلے مکمل کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ تاکہ ملک کو جلد از جلد خود مکتفی بنایا جا سکے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ۱۹۵۱ء میں ایک ترجیحاتی منصوبہ بنایا گیا۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ اس منصوبہ میں جو سکیمیں شامل ہیں انہیں چھ سالہ منصوبہ کی دیگر سکیموں پر ترجیح دی جائے گی۔

سرمایہ کی فراہمی

اب حکومت کو ایک مشکل ان منصوبوں کے لئے سرمایہ کی فراہمی کی پیش آئی۔ مہاجرین کی آبادکاری پر کثیر رقم صرف ہو رہی تھی۔ اس پر مجموعی خرچ ۲۱ کروڑ ۳۰ لاکھ دس ہزار روپے ہوا جس میں سے چھ کروڑ مرکزی حکومت نے خرچ کئے۔ اور پندرہ کروڑ تیس لاکھ دس ہزار کی رقوم مختلف صوبوں کو دی گئیں اسکے علاوہ حکومت کو دفاع پر بھاری رقوم خرچ کرنی پڑیں اپریل ۴۸ سے مارچ ۵۴ تک دفاع پر مجموعی طور پر چار ارب ستر کروڑ ۱۰ لاکھ روپے خرچ کئے گئے گویا اس عرصہ کی آمدن کا ۷۲ فی صد

اس کے بعد کوریا کی جنگ ختم ہو جانے سے ہماری برآمدی اشیاء کی قیمتیں کم ہو گئیں اور سرکاری آمدنی اور غیر ملکی زرمبادلہ میں کمی واقع ہو گئی۔

۵۲-۱۹۵۱ میں آمدنی ایک ارب ۴۴ کروڑ ۹ لاکھ اور ستر ہزار تھی۔ جو ۵۴-۱۹۵۳ء میں ایک ارب سات کروڑ ۹۰ لاکھ پچاس ہزار رہ گئی۔ اسی طرح ۵۲-۱۹۵۱ء میں ہمارا زرمبادلہ کا ذخیرہ دو ارب ۴۷ کروڑ دس لاکھ پچاس روپے تھا جو ۵۴-۱۹۵۳ء میں گھٹ کر ایک ارب ۴۲ کروڑ پچاس لاکھ دس ہزار رہ گیا۔

ان حالات میں حکومت نے سول ایڈمنسٹریشن کے اخراجات کم کر کے زیادہ سے زیادہ رقوم ترقیاتی منصوبوں کے لئے وقف کیں

اسی طرح غیر ملکی زرمبادلہ میں کمی کا صنعتی ترقی کے لئے مشینری کی درآمد پر اثر نہیں پڑنے دیا گیا۔ اس کے برعکس اشیائے صارفین کی درآمد میں زبردست کمی کر دی گئی ہے۔

کوریا کی جنگ سے جو صورت حال پیدا ہوئی

دوسری طرف پٹ سن سے آمدنی ۵۸،۹۵ کروڑ رہی۔ جب کہ پچھلے سال ۳۶،۵۲ کروڑ تھی بہرحال اس عرصہ میں پٹ سن کی جو مقدار برآمد کی گئی۔ گذشتہ سال کی نسبت کم تھی پرائیویٹ حساب کی درآمدات ۳۵،۷ کروڑ تھیں۔ جب کہ ۵۴-۱۹۵۳ میں ان کی مالیت ۲۱،۱ کروڑ رہی۔ اس کی وجہ درآمدات پر پابندی ہے۔ سرکاری حساب سے درآمد کئے گئے سامان کی مالیت پچھلے سال کی نسبت ۸۸ لاکھ کم رہی۔

ڈالری علاقہ کے ساتھ پاکستان کی پوزیشن اس سال بہتر ہو گئی۔ اور پچھلے سال کے مقابلہ میں خسارہ ۱۰،۹۵ کروڑ سے کم ہو کر ۱،۹۱ کروڑ رہ گیا۔ اس کی وجہ بھی درآمدات میں کمی تھی۔ برطانیہ کے ساتھ تجارت میں خسارہ جاری رہا۔ اگرچہ اس سال خسارہ ۵،۳۶ کروڑ کم ہو گیا۔ جاپان کے ساتھ تجارت میں منافع ۷،۹۸ کروڑ سے بڑھ کر ۹،۹۴ کروڑ تک چلا گیا۔ اسی طرح ہندوستان کے ساتھ ۶،۴۹ کروڑ کا خسارہ اس سال ۴۶ لاکھ کے منافع میں تبدیل ہو گیا۔

فوجی اور اقتصادی امداد کے متعلق امریکہ میں بات چیت کا آغاز

مسٹر محمد علی وزیر اعظم چودھری محمد ظفراللہ خان سید امجد علی اور جنرل ایوب بھی شرکت کریں گے

واشنگٹن ۱۵ اکتوبر۔ پاکستان کے لئے امریکی فوج اور اقتصادی امداد کے بارے میں کسی حتمی تصفیے کے لئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور امریکی وزیر خارجہ کے مابین اہم ملاقاتوں کا سلسلہ آج یہاں شروع ہو گیا۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اقتصادی امداد کے بارے میں جمعے تک کوئی اعلان کر دیا جائے گا۔ ابھی تک اقتصادی امداد کی صحیح مقدار کا علم نہیں ہو سکا تاہم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کپڑے تیلوں۔ ادویات اور روزمرہ کے استعمال کی دوسری اشیاء کی بہت بڑی مقدار پر مشتمل ہو گی۔

مبصروں کو امید ہے کہ اس امید کے نتیجے پر پاکستان کے اخراجات زندگی میں کمی ہو جائے گی اور ان اشیاء کی جو قلت محسوس کی جاتی ہے وہ بھی رفع ہو جائے گی۔

اس امداد کا ایک حصہ خصوصاً کپڑا اور دوائیں سیلاب زدہ عوام کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پہلے پاکستان روانہ کی جا چکی ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور قائم مقام امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ ہوور کے مابین آج یہاں ہونے والی پہلی ملاقات میں پاکستانی وزیر خارجہ چودھری محمد ظفراللہ خان وزیر مالیات چودھری محمد علی اور سفیر پاکستان متعین امریکہ سید امجد علی بھی شرکت کریں گے

امریکی فوجی امداد پاکستان ارسال کرنے کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے سلسلے میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور امریکی وزیر دفاع کے مابین ہفتے کو بات چیت شروع ہو جائے گی۔ اس بات چیت میں پاکستانی کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب بھی شریک ہوں گے۔ حفاظتی وجوہ کی بناء پر فوجی امداد کی مقدار کا اعلان نہیں کیا جائے گا۔

فضل الحق سیاست سے کنارہ کش نہیں ہونگے

ڈھاکہ ۱۵ اکتوبر۔ پنجاب کے ایک انگریزی روزنامہ کے نامہ نگار کو آج سابق وزیر اعلےٰ مشرقی بنگال مولوی ابوالقاسم فضل الحق نے بتایا کہ وہ آج بھی متحدہ محاذ کی لیڈری اور سیاست سے علیحدہ ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

مولوی فضل الحق نے کہا کہ جب میں نے سیاست سے الگ ہونے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ تو اس کے یہ معنی ہرگز نہیں تھے کہ میں سیاست سے علیحدہ ہو چکا ہوں۔ میں پاکستان کے اندرونی اور بیرونی حالات کا جائزہ لے رہا ہوں۔ انہوں نے جب بھی کوئی قطعی صورت اختیار کی میں اپنا بیان اخبارات کو اشاعت کے لئے بھجوا دوں گا۔

جب مولوی فضل الحق سے اس غلط فہمی کے بارے میں استفسار کیا گیا۔ جو ان کی برطرفی کے وقت پھیلی ہوئی تھی۔ تو انہوں نے کہا۔ میں اس بچے کی طرح معصوم ہوں۔ جو ابھی ابھی پیدا ہوا ہو۔ میں مشرقی بنگال کو ہندوؤں کے آگے فروخت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ میں نے تو صرف "صوبائی خود مختاری" کا مطالبہ کیا تھا۔

لاہور میں ضروری اشیاء کی سخت قلت

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ لاہور کو شدید بارشوں کے بعد سبزیوں، دالوں، اور دودھ جیسی ضروری اشیاء کی قیمتیں بہت بڑھ رہی ہیں۔ بازار میں بہت کم سبزیاں نظر پڑتی ہیں۔

عالمی عدالت کے لئے چودھری محمد ظفراللہ خان کا انتخاب

دور رس اہمیت کا حامل ہے

بھارت نے اپنی کامیابی کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا

نیویارک ۱۵ اکتوبر۔ بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج کی حیثیت سے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں کے انتخاب نے جو مسائل کھڑے کئے۔ اور اس کا جو ردعمل ہوا وہ نہایت دور رس اہمیت کا حامل ہے۔

ہندوستان اور پاکستان کے مابین مقابلہ نے اس انتخاب کو بڑی اہمیت دیدی۔ رائے شماری خفیہ طور پر ہوئی۔ لیکن متائل دماغوں اور ووٹوں کے اِدھر اُدھر ہونے کا اظہار دونوں بار رائے شماری دیکھنے سے ہوتا ہے۔ انتخاب کے لئے ۲۳ ووٹوں کی ضرورت تھی۔ پہلے بار چوہدری ظفراللہ خاں کو ۳۰ اور ہندوستان کے رادھا بنو پال کو ۲۳ ووٹ ملے۔ لیکن دوسری رائے شماری میں پاکستانی وزیر خارجہ کو ۳۳ اور ہندوستانی نمائندہ کو ۲۹ ووٹ ملے۔ مسلمہ قانون دان کی فتح اسرائیلی نمائندہ کی غیر حاضری کی وجہ سے آسان ہو گئی۔ اس نے ہندوستانی امیدوار کی حمایت کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اس روز یہودیوں کا متبرک دن تھا۔

ہندوستان نے سخت کوشش کی۔ پہلے تو اس نے انتخاب ملتوی کرانے کی کوشش کی پھر اس نے یہ دلیل پیش کی کہ سابقہ مثال یہ ہے۔ کہ جس ملک کے نمائندہ کی موت سے نشست خالی ہو۔ اس ملک کا نمائندہ اس کی جگہ لے۔

پھر اس نے یہ دلیل دی کہ ہندوستان اور پاکستان کے قانونی نظام بالکل الگ ہیں۔ عدالت میں دونوں کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔ پاکستان نے اس کے جواب میں پہلے تو انتخابی قوانین کا حوالہ دیا اور پھر کہا کہ پاکستان اور ہندوستان کے قانونی نظام برطانیہ کے نافذ کردہ قانون پر مبنی ہیں۔

ردعمل

چوہدری ظفراللہ خاں کے انتخاب کا ردعمل مختلف نوعیتوں کا رہا۔ اسٹار کے نامہ نگار کے تبصرہ کی درخواست کرنے پر ہندوستان کے کرشنا مینن روکھے انداز میں مسکرائے۔ اور پھر انہوں نے کہا۔ کہ میں نے انہیں مبارکباد دے دی ہے" امریکی وفد کے رئیس مسٹر ہنری کیبٹ لاج بہت پرجوش تھے۔ انہوں نے اسٹار سے کہا۔ کہ "بڑا اچھا ہوا۔ یہ بہت حیرت انگیز ہے ہم اس کے حق میں تھے"۔ برطانوی نمائندہ خاموش رہا۔ برطانوی وفد کے ایک ترجمان نے کہا۔ کہ چونکہ رائے شماری خفیہ ہوئی تھی۔ اسلئے یہ ظاہر کرنا کہ کیسی رائے دی گئی ہے۔ کوئی اچھی صحم پالیسی نہیں ہے۔

پاکستانی وزیر خارجہ خود کسی بیان کے لئے نہیں مل سکے۔ وہ فروری ۱۹۶۱ء تک اس عہدہ پر رہیں گے۔ چونکہ وہ سال میں صرف ۳ ماہ سرکاری فرائض سرانجام دیں گے۔ اسلئے وہ ثقافتی سرگرمیوں میں مشغول رہنے کی امید کرتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے بعض ممبروں نے چوہدری ظفراللہ خاں اور پروفیسر بخاری کے ایک ساتھ اسمبلی سے چلے جانے پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ ان کے جانشینوں کو بھی اپنا اثر قائم کرنے میں وقت لگے گا۔

روس دوسرے ممالک کو خطرہ میں ڈال کر خود محفوظ رہنا چاہتا ہے

ماسکو ۱۵ اکتوبر۔ برطانوی پارلیمانی وفد کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر مغرب ہو جائے۔ تو جنگ کا خطرہ بہت کم ہو جاتا ہے۔ اپنے دورہ کے دوران میں برطانوی وفد اس چیز سے آگاہ ہو چکا ہے کہ روسی عوام کے سامنے تعمیر کا عظیم کام ہے۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ روسی حکومت جنگ نہیں چاہتی

انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہم اور امریکہ ایک دوسرے سے پوری طرح تعاون کریں گے ورنہ روس بغیر جنگ لڑے وہ سب کچھ حاصل کرے گا۔ جس کا وہ ہمیشہ سے آرزومند ہے۔ روس دوسروں کے تحفظ کو خطرہ میں ڈال کر خود محفوظ ہونا چاہتا ہے۔

تجارتی نرخ

ماش سیاہ ۱۲/۶ روپے تا ۱۴/۸ روپے ماش سبز ۱۵/۰ روپے تا ۱۵/۸ روپے مونگ ہارون آباد ۱۴/۸ روپے مونگ پنجاب ۱۲/۸ روپے مسور سندھ ۲۳/۰ روپے مسور پنجاب ۱۵/۰ روپے۔ چنے سیاہ ۹/۸ روپے تا ۹/۸ روپے چنے سفید ۱۵/۰ روپے تا ۱۶/۰ روپے باجرہ ۱۱/۱۲ روپے مکی سرخ ۸/۰ روپے تا ۸/۸ روپے مکی سفید ۸/۰ روپے تا ۸/۸ روپے چاول باسمتی ۲۶/۰ روپے تا ۳۰/۰ روپے چاول سفید موٹا ۱۵/۰ روپے تا ۱۷/۰ روپے چاول ٹوٹا ۱۵/۰ روپے تا ۱۸/۰ روپے بیسن ۱۱/۰ روپے دال چنے ۱۰/۸ روپے دال ماش ۱۸/۰ روپے دال مسور ۱۹/۸ روپے دال مونگ ۱۸/۰ روپے دال ماش سفید ۲۴/۸ روپے تا ۲۸/۰ روپے دال مونگ سفید ۲۴/۸ روپے تا ۲۵/۰ روپے۔ دال ماش سپیشل ۲۳/۰ روپے دال مونگ سپیشل ۲۲/۰ روپے

صرافہ

سونا پاسہ ۹۲/۸ روپے سونا تیزابی ۹۳/۰ روپے کھلا بازار ۹۳/۸ سونا بند بازار ۹۳/۶/۶ روپے چاندی سکہ ۱۳۷/۰ روپے چاندی تھوبی ۱۵۰/۸ روپے۔ چاندی تیزابی ۱۵۱/۰ روپے۔

لجنہ اماء اللہ لاہور کی طرف سے امدادی کام کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو ۱۱۵ روپے کا عطیہ

آج بیس خدام کی ایک پارٹی نے پولیس سے تعاون کرتے ہوئے تعمیر مکانات کے سلسلے میں نہایت نمایاں خدمات سرانجام دیں

لاہور ۱۵ اکتوبر: لجنہ اماء اللہ لاہور نے بارش اور سیلاب زدہ علاقے میں امدادی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو ۱۱۵ روپے کا عطیہ دیا ہے۔ آج امیر جماعت احمدیہ لاہور مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے خطبہ جمعہ میں احباب کو فوری طور پر عطیے دینے کی طرف توجہ دلائی تھی تاکہ خدام اپنی امدادی سرگرمیوں کو وسیع پیمانے پر جاری رکھ سکیں۔ چنانچہ آج ہی نماز جمعہ کے معاً بعد لجنہ اماء اللہ نے مکرم امیر صاحب کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مبلغ ۱۱۵ روپے ارسال کر دیئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ — آج صبح مجلس کی ایک امدادی پارٹی نے جو مکرم سید بہادر شاہ صاحب کے علاوہ بیس خدام پر مشتمل تھی۔ علاقہ منڈر، چونی لال واقعہ ملتان روڈ میں پولیس کے ساتھ مل کر زمین کے ایک وسیع ٹکڑے کو ہموار کرنے میں نہایت نمایاں خدمات سرانجام دیں اس زمین پر حکومت کی طرف سے بارش زدگان کے لئے کوارٹرز تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ خدام نے زمین ہموار کرنے کے علاوہ معماروں کا بھی ہاتھ بٹایا۔ چنانچہ گارا بنانے کے علاوہ انہوں نے معماروں کو اینٹیں اٹھا اٹھا کر دیں تاکہ تعمیر کا کام تیزی سے مکمل ہو سکے۔

ان کوارٹروں کے درمیان ایک مسجد بھی بنائی جائیگی۔ لیکن جو قطعہ اس زمین کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ وہ بہت نیچا تھا۔ خدام نے نہایت احتیاط سے اسے پُر کر کے پوری طرح ہموار کر دیا۔ علاوہ ازیں خدام نے اس علاقے میں لکڑیوں کے ایک ٹال والے کو اس کی لکڑیاں خشک جگہ منتقل کرنے میں مدد دی۔ کیونکہ گذشتہ رات کی بارش کی وجہ سے اس کی ٹال میں پانی بھر گیا تھا۔

آج ایک اور پارٹی نے مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا کی زیر قیادت کشمیر روڈ، سردار شاہ روڈ اور راوی روڈ کی ملحقہ بستیوں میں وسیع پیمانے پر ادویہ تقسیم کیں۔ ڈاکٹر صاحب نے تقریباً ۲۱۵ مریضوں کا طبی معائنہ کیا۔ اور ابتدائی طبی امداد کے بعد انہیں علاج کے سلسلے میں ہدایات دیں۔

آج مکرم امیر صاحب نے نماز جمعہ کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کے دفتر میں تشریف لا کر ریلیف کے کام اور دیگر انتظامات کا جائزہ لیا۔ آپ شام تک دفتر میں موجود رہے۔ اور خدام کو ضروری ہدایات دیں۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی وقتاً فوقتاً مجلس کے مرکزی ریلیف آفس میں تشریف لا کر ریلیف کے کام میں گہری دلچسپی لیتے رہیں۔ اور نہایت قیمتی ہدایات اور مشوروں سے نوازتے ہیں۔

برطانوی نائب وزیر خارجہ قاہرہ پہنچ گئے

قاہرہ ۱۵ اکتوبر۔ برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر نٹنگ سویز کے متعلق اہم تفصیلات پر برطانوی حکومت سے مشورہ کرنے کے بعد آج قاہرہ واپس پہنچ گئے۔ اور کچھ دیر کے بعد مصری وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم سے بات چیت تمام دن جاری رہے گی۔

— نئی دہلی ۱۵ اکتوبر: ہندوستان اور چین کے درمیان تار کی فیس آدھی کر دی گئی ہے۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۳ سے آگے)

تو عوام میں مودودیت کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ یہ وہی طریق ہے جو کمیونسٹ اختیار کرتے ہیں۔ جس کا آخری نتیجہ اکثر ملک میں انتشار اور انارکی کی صورت میں نکلتا ہے۔

ہفت روزہ الاعتصام نے اپنی حالیہ اشاعت میں جماعت اسلامی کے کردار کا کسی قدر صحیح نقشہ کھینچا ہے۔ اگرچہ الاعتصام جو اہلحدیث کا ترجمان ہے۔ ابھی تک مبہم طریق سے اس جماعت پر کسی قدر حسن ظن رکھتا ہے۔ حالانکہ اسلامی جماعت کی ہسٹری جماعت اہلحدیث کے سامنے ہے۔ اگر وہ اس کو پیش نظر رکھتی تو کسی حسن ظن کی گنجائش باقی نہیں رہ سکتی تھی (باقی)

اسی ہفتہ معاہدہ سویز پر دستخط ہو جائینگے

لندن ۱۵ اکتوبر۔ وزیر خارجہ برطانیہ مسٹر ایڈن نے برطانوی کابینہ کو بتایا کہ موجودہ آخری رکاوٹ کے باوجود نہر سویز کے مستقبل کے سوال پر اینگلو مصری معاہدہ پر اس ہفتہ کے آخر تک دستخط ہو جائیں گے گے قاہرہ میں گفت و شنید کرنے والے برطانوی وفد کے لیڈر کے ساتھ جو آج کل لندن آئے ہوئے ہیں گفت و شنید کرنے کے بعد مسٹر ایڈن نے حالات سے برطانوی کابینہ کو مطلع کیا۔ کابینہ کی میٹنگ ختم ہونے کے فوراً بعد ہی مسٹر ایڈن نے صنعتوں کی برٹش فیڈریشن کے اعلیٰ عہدہ داروں سے نہر سویز کے علاقہ میں فوجی انخلاء کے بعد رہنے والے برطانوی ماہرین کے بارے میں بات چیت کی

غازی گھاٹ کشتیوں کا پل کھول دیا گیا

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ دریائے سندھ پر غازی گھاٹ ڈیرہ غازیخان کے قریب کشتیوں کا پل ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے آمد و رفت کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ اور اس وجہ سے سٹیمر سروس اب بند کر دی گئی ہے۔

پنجاب کی سڑکوں کی حالت

لاہور ۱۵ اکتوبر: پنجاب میں سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کے حسب ذیل حصے ابھی تک ٹریفک کے لئے ناموزوں ہیں:-

(۱) لاہور ملتان روڈ کا خانیوال کبیر والہ حصہ

(۲) بھائی پھیرو۔ مانگٹانوالہ روڈ کا تلو کی مانگٹانوالہ حصہ۔ (جو ساتویں میل پر خستہ حالت میں ہے)

(۳) ملتان۔ بستی ملوک روڈ پر بستی ملوک کا قریبی حصہ۔

بستی ملوک سے دنیا پور تک کی کچی سڑک درمیان چنوں۔ عبد الحکیم سرائے بدھو روڈ ابھی تک زیر آب ہے۔ اور اس پر ٹریفک بند ہے۔

سوتی کپڑے کی تقسیم کے متعلق سکیم

لاہور ۱۵ اکتوبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے درآمد کئے ہوئے سوتی کپڑے کی تقسیم کے متعلق ایک سکیم بنائی ہے۔ لاہور میں کپڑا راشن کارڈوں پر فی کس تین گز کے حساب سے دیا جائے گا۔ اور اس مقصد کے لئے خاص ڈپو قائم کئے جا رہے ہیں۔

یاد ہوگا۔ کہ پچھلی مرتبہ پنجاب کا درآمد کئے ہوئے سوتی کپڑے کا کوٹا راشن کارڈوں پر ایک گز فی کس کے حساب سے تقسیم کیا گیا تھا

ضلع ملتان میں سیلاب کی صورت حال

لاہور ۱۵ اکتوبر: ضلع ملتان میں لودھراں ملتان سیکشن پر سیلاب کا پانی راجہ رام ریلوے سٹیشن کی طرف بہہ رہا ہے۔ تاہم ابھی تک لائن تک نہیں پہنچا ہے۔ دیگر علاقوں میں پانی اتر رہا ہے۔

— نئی دہلی ۱۵ اکتوبر: وزیر اعظم ہندوستان مسٹر نہرو چین جانے کے لئے آج کلکتہ روانہ ہو گئے۔ اور وہ رنگون اور ہنوئی بھی جائیں گے

نئی بستیوں میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا دورہ

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ آج وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خاں نون نے ان دو جگہوں کا معائنہ کیا۔ جنہیں حکام نے بے خانماں بارش زدگان کی دوبارہ آبادکاری کے لئے منتخب کیا ہے۔ وہ پہلے بارہ دری گئے۔ جس کے قریب سبزی کاشت کرنے والے نوے خاندان بسائے جائیں گے۔ اس کے بعد ملتان روڈ پر اس جگہ پہنچے جہاں مہاجر آباد نام کی نئی بستی بسائی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے یہاں بسنے والوں کی مشکلات کا جائزہ لیا۔ اور حکام کو ان کے ازالہ کے لئے ہدایت دی۔

روسی وزیر اعظم مسٹر مالنکوف کو لندن آنے کی دعوت دی جائے

لندن ۱۵ اکتوبر۔ برٹش لیبر پارٹی کے چیئرمین ڈاکٹر ایڈتھ سمر اسکل نے مسٹر چرچل سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ روسی وزیر اعظم مسٹر مالنکوف کو لندن آنے کی دعوت دیں۔

پیر کے دن ایک بیان میں ڈاکٹر ایڈتھ نے کہا۔ کہ میں اس ڈیلیگیشن کی طرف سے کہ جس نے روس اور چین کا حال ہی میں دورہ کیا ہے۔ وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ دعوت نامہ منظور کر لیا جائیگا۔ ڈاکٹر ایڈتھ نے کہا۔ کہ اگر لیبر پارٹی برسر اقتدار آ گئی۔ تو وہ مسٹر مالنکوف کو لندن آنے کی دعوت دے گی۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور کے وہ تمام اراکین جو ہفتہ اور اتوار کے روز پڑھائی وغیرہ سے فارغ ہو سکیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے مرکزی ریلیف ہیڈ کوارٹر جودھامل بلڈنگ میں صبح ۷ بجے حاضر ہوں۔ تاکہ ان سے معاونین کے طور پر کام لیا جا سکے۔ اور ان کی دو روز کی تعطیل خدمت خلق کے کام میں صرف ہو کر ان کے لئے حصول ثواب کا ذریعہ بن سکے۔ (ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور)

فرانسیسی بستیوں کے متعلق بھارت و فرانس کا مشترکہ اعلان

دہلی ۱۵ اکتوبر: حکومت ہند اور فرانس کی حکومت کی طرف سے ہندوستان میں فرانسیسی بستیوں کے اختیارات کی منتقلی کے سلسلہ کے بارے میں حسب ذیل مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں فرانسیسی بستیوں کے مسئلہ کا کوئی قطعی فیصلہ کرنے کی خواہش کے ماتحت حکومت ہند اور جمہوریہ فرانس کی حکومت نے دہلی میں اپنے نمائندوں کے ذریعہ اس مسئلہ پر گفت و شنید کی ہے۔ اس گفت و شنید کے نتیجہ کے طور پر دونوں حکومتیں مندرجہ ذیل طریق کار پر متفق ہو گئی ہیں۔ ان بستیوں کی میونسپل کونسلوں اور نمائندہ اسمبلی کے تمام منتخب ممبران کا اجلاس ۱۸ اکتوبر کو پانڈیچری کی بستی میں بلایا جائیگا جس میں بستیوں کے مستقبل کے قطعی فیصلے کے بارے میں دونوں حکومتوں کی مشترکہ تجاویز کو زیر غور لایا جائیگا۔ یہ ممبران ان تجاویز پر اپنے فیصلے کا اعلان کریں گے۔ جو اس موضوع پر رائے عامہ کے اظہار کے برابر تصور کیا جائیگا